22 جون، 2012ء

پاکستان کی معاشی کارکردگی دشواریوں کے باوجود قابل ذکر ہے، اسٹیٹ بینک کی تیسری سہ ماہی رپورٹ

مالی سال 12ء (FY12) کے دوران معاشی نمو 3.7 فیصد ہے، جو گذشتہ سال کی 3.0 فیصد نمو سے زیادہ لیکن 4.2 فیصد کے ہدف سے کم ہے۔ بہرحال یہ کارکردگی اس لحاظ سے قابل ذکر ہے کہ اگست 2011ء میں سیلاب، توانائی کی مسلسل قلت، تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے اور سلامتی کے خدشات کی وجہ سے کپاس کی فصل کو خاصا نقصان ہوا تھا، یہ بات اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے معاشی صورتحال کے بارے میں اپنی تیسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2011-12 میں کہی جو آج جاری کی گئی۔

رپورٹ کے مطابق یہ نمو زیادہ وسیع البنیاد رہی اور مالی سال 11ء کے مقابلے میں اشیا پیدا کرنے والے شعبوں نے اس میں اپنا زیادہ حصہ ڈالا۔ مزید یہ کہ نمو میں ماضی کی طرح ملکی صَرف (نجی اور سرکاری دونوں) میں یکدم اضافے کی بنا پر تیزی آئی، جس کا اثر ملکی سرمایہ کاری اور بیرونی طلب میں کمی کی وجہ سے جزو زائل ہوگیا۔ مسلسل چوتھے سال سرمایہ کاری میں مسلسل کمی باعث تشویش ہے کیونکہ اس سے معیشت کی طویل مدتی نمو میں رکاوٹ پیدا ہوگی۔

اسٹیٹ بینک کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ جی ڈی پی کی نمو کے اعتبار سے پاکستانی معیشت میں کچھ بحالی کے آثار دکھائی دیے ہیں، تاہم کلیدی اظہاریے اب بھی تک کمزور ہیں۔ رپورٹ کے مطابق مسلسل گرانی اور مالیاتی و جاری حسابات پر دباؤ معیشت کی سب سے بڑی دشواریاں ہیں۔

رپورٹ کے مطابق اگرچہ کم سرمایہ کاری اور توانائی کی قلت کے نمو کے حوالے سے براہ راست مضمرات ہیں تاہم مسلسل بلند مالیاتی خسارہ معیشت کے لیے بدستور بڑا خطرہ ہے۔ موجودہ اعداد و شمار سے جولائی تا مارچ مالی سال 12ء کے لیے بجٹ خسارہ جی ڈی پی کا 4.3 فیصد ظاہر ہوتا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ پورے سال کا بجٹ خسارہ نظر ثانی شدہ ہدف 4.7 فیصد سے تجاوز کر جائے گا۔ مجموعی محاصل توقع سے کم ہیں۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مزید برآں اگرچہ جاریہ اخراجات کی نمو پچھلے سال کی نسبت کم ہے تاہم حکومت نے اپنے ترقیاتی اخراجات بڑھائے ہیں۔ اگرچہ ان اخراجات سے ملک کی طویل مدتی نمو کے امکانات بہتر ہوئے ہیں تاہم مالیاتی دباؤ بھی پیدا ہوا ہے۔ ساتھ ہی سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) کی اصلاح کی کوششوں کے باوجود اہم پی ایس ایز (مثلاً پاکستان ریلویز اور پاکستان اسٹیل) کی کارکردگی بہتر نہیں ہوئی۔ اس سے ملک کے مالیاتی بوجھ میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اسٹیٹ بینک کی رپورٹ کے مطابق اس خسارے کو پورا کرنے کے لیے حکومت نے ملکی وسائل پر زیادہ انحصار کیا کیونکہ بیرون ملک سے رقوم کی آمد بند ہوگئی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 12ء میں حکومت نے 847.5 ارب روپے ملکی ذرائع سے قرض لیے جبکہ مالی سال 11ء کی اسی مدت میں 700.1 ارب روپے لیے تھے۔ حال میں مرکزی بینک سے لیے گئے قرض کی رقم بڑھتی گئی ہے۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس طرح کا قرض گرانی پیدا کرتا ہے اور معاشی استحکام کے لیے خطرہ ہے۔ فی الوقت دو قوانین – مالیاتی ذمہ داری اور تحدید قرضہ ایکٹ (2005ء) اور نو ترمیم شدہ ایس بی پی ایکٹ (2012ء) – بالترتیب قرضے کے مجموعی اسٹاک اور مرکزی بینک سے قرض گیری کے بارے میں ہدایات فراہم کرتے ہیں۔

رپورٹ کے مطابق بھاری مالیاتی خسارہ پاکستان کے قرضے میں بڑے اضافے پر منتج ہوا ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 12ء کے دوران حکومتی ملکی قرضہ 12 کھرب روپے بڑھ کر 72 کھرب روپے تک پہنچ گیا۔ مزید برآں، قلیل مدتی قرض پر بہت زیادہ انحصار ہے۔ اس سے مرکزی بینک کے لیے انتظام سیالیت اور حکومت کے لیے اجرائے ثانی (رول اوور) اور شرح سود کے خطرات پیدا ہو رہے ہیں۔

اسٹیٹ بینک کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومت کی فنڈنگ کی بڑھتی ہوئی طلب کی وجہ سے بینکوں کو نجی شعبے کو مالکاری فراہم کرنے کی ترغیب نہیں مل رہی۔ ساتھ ہی نجی شعبے کی طلب اس سال کم ہونے کا امکان ہے کیونکہ جولائی تا مارچ مالی سال 12ء میں نجی کاروباری اداروں کو دیے گئے قرضوں میں صرف 1.8 فیصد اضافہ ہوا، جو گذشتہ دس سال میں پست ترین شرح نمو ہے۔ یہ سست رفتاری جاری سرمائے اور تجارتی مالکاری میں مرتکز ہے۔ تاہم یہ علامات نظر آ رہی ہیں کہ معین سرمایہ کاری قرضوں میں کمی اپنی زیریں ترین سطح تک پہنچ گئی ہے۔

رپورٹ کے مطابق مالی سال 12ء کی تیسری سہ ماہی کی صورتحال توقع سے کم منفی رہی۔ اس قدرے بہتری کی وجوہ ترسیلات کی آمد میں اضافہ اور پست تر تجارتی خسارہ ہے۔ بہرکیف جولائی تا مارچ مالی سال 12ء کے دوران جاری حسابات کا خسارہ 3.1 ارب ڈالر ہے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں ایک کروڑ ڈالر تھا۔ اس سے اہم بات یہ ہے کہ اس سہ ماہی کے دوران اتحادی سپورٹ فنڈ، تھری جی لائسنسز کی نیلامی اور پی ٹی سی ایل کی نجکاری کی آمدنی کی متوقع رقم نہیں آئی۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگر چہ یہ دشواریاں معیشت کی صورتحال پر اثر انداز ہوتی رہیں گی تاہم جی ڈی پی کے اعداد و شمار میں ملکی اقتصادی سرگرمیوں کی نوعیت اور ہیئت ترکیبی جھلکنی چاہیے۔ پاکستان دفتر شماریات قومی آمدنی کے کھاتوں کی بیس تبدیل کر رہا ہے۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ پاکستان دفتر شماریات کو سہ ماہی بنیادوں پر جی ڈی پی کے تخمینے جاری کرنے پر غور کرنا چاہیے جواب ابھرتی ہوئی منڈیوں میں یہ معمول کی کارروائی ہے۔ اس سے حقیقی معیشت کی صحیح اور بروقت تصویر سامنے آئے گی اور زیادہ فعال پالیسی اقدامات کی گنجائش نکل سکے گی۔

☆☆☆/